معراج النبی ﷺ پر منتخب جدید اُردو سیرتی ادب کا جائزہ

A review of Selected Seerah Literature on the Miracles of Prophet (SAW)

ڈاکٹر اسماء عزیز* نورالعین** عائشہ بی بی***

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v7i1.1

Received: Feb 13,2024
Accepted: April 15, 2024
Published: June,2024

Abstract

The practice of Seerah composing has prevailed from the classical period of Islamic history, and it has proceeded through the ages, to the contemporary world. With the passage of time developments and different circumstances occurred in the methodology and way of writing on the Seerah as well. Various insightful works to feature the various aspects of the Prophet's (PBUH) life have shown up in the past numerous decades. The reason for composing such sort of works is, principally, to show the significance of the Prophet's life for all occasions, and in conditions. Modern Seerah texts are profoundly impacted by the impressive historical currents that have formed the post-colonial Muslim world. In the 19th century, the Islamic world confronted the Western understanding of science. The mystical and metaphysical sides of prophethood and Prophet Muhammad as a major component of their prophetologies. Modern Urdu Seerah writer’s approaches depict thought-provoking modus towards nubuwwa (prophethood) in a highly rationalised climate. This paper examines discussions of the metaphysical dimension of Prophet Muhammad’s ascension, known as the mi'rāj in available Urdu literature.

Keywords: Seerah Writings, Prophethood, Miraj-un-Nabi, Urdu, Seerah Biographical Trends.

* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جی سی وومن یونیورسٹی، فصل آباد۔:asmaaziz@gcwuf.edu.pk
(Correspondence Author)
** ایم فل اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جی سی وومن یونیورسٹی، فصل آباد۔
*** ایم فل اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جی سی وومن یونیورسٹی، فصل آباد۔

ہر دور میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی کتابوں میں دلائل نبوت اور معجزات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور عقائد کی کتابوں میں فلسفیانہ نکتہ نظر سے اس سلسلہ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا۔ اس موضوع پر بہت سا سرمایہ عربی کتب پر مشتمل ہے۔ عصرِ حاضر میں پاکستانی سیرت نگاری کے رجحانات کو درج ذیل عنوانات کے تحت دیکھا جاسکتا ہے: شمائلِ نبوی، دلائلِ نبوی، دعوتی منہج، اختصاصی سیرت نگاری، فقہ السیرۃ، تقابلی رجحان اور بچوں کا سیرتی ادب وغیرہ۔ دلائل نبوۃ و معجزات نبی الوریٰ ﷺ پر قلم اُٹھانے والوں میں صرف عربی دان منفرد نہیں بلکہ اس عنوان پر اردو سیرت نگاروں بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ اردو سیرت نگاروں نے اس موضوع پر عربی میں شائع کتب کے اردو تراجم بھی کئے اور ساتھ ساتھ دلائلِ نبوۃ و معجزات پر الگ سے کتب بھی تالیف کیں۔ اردو کتب معجزات میں کثرت سے معجزات رسول کو ذکر کیا گیا ہے جن میں بالخصوص آپ ﷺ کی معراج پر کتب کثرت سے نظر آتی ہیں۔۔ معجزات کے ذکر میں اصول حدیث کے قوانین کو کئی مصنفین نے نظر انداز کیا ہے اور مصنفین نے جمع آوری منہج کو اختیار کرتے ہوئے اس موضوع پر روایات کو صرف جمع کر دیا یہی وجہ ہے کہ اردو کتب معجزات میں ضعیف اور موضوع روایات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت و معجزات میں معجزہ معراج کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حافظ ابنِ کثیر کے مطابق معراج دلائل نبوت حسیہ کی قسم معجزاتِ سماوی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ہر نبی سے افضل و عظیم معجزہ، معراج النبی ﷺ کی صورت میں عطا کیا، مثلاً معراجِ ابراہیم اور معراجِ مصطفیٰ کا فرق دیکھیں۔ وہاں حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَام کو زمین پر کھڑا کر کے آسمانوں و زمین کی نشانیاں دکھائیں اور فرمایا:

"وَ كَذٰلِكَ نُرِيۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ"[1]

(اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں۔)

اور آپ ﷺ کے پاس افضل ترین فرشتہ بھیج کر آپ ﷺ کو نیند سے جگا کر، آسمانوں سے اوپر بلا کر معراج کا شرف عطا کیا جیسے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا:

"(سُبۡحٰنَ الَّذِيۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا"[2]

(پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔)

اور سورۂ نجم میں آسمانوں سے اوپر جانے کا تذکرہ ہے۔ یونہی حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو معجزۂ کلام عطا فرمایا جیسا کہ ارشاد پاک ہے۔ "وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا" ([3])(اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔) لیکن مطالبہ دیدار پر منع فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد پاک ہے۔(رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ) [4](اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تا کہ میں تیرا دیدار کر لوں۔ فرمایا تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔)اسی طرح ارشاد پاک ہے۔

" ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى"[5]

(پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔) اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"مَا زَاغَ الْبَصَرُوَمَا طَغٰى"[6]

(آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔)

آپ ﷺ کے کئی دلائلِ نبوت و معجزات ایسے ہیں کہ ایک معجزے میں بہت سے معجزے ہیں ان میں سے ایک معراج النبی ﷺ بھی ہے اس کے ضمن میں کئی معجزات موجود ہیں جس بات کی شاہد کتب احادیث و کتب دلائلِ نبوت ہیں۔ اس موضوع کے تحت اردو زبان اور بالخصوص پاکستان میں بھی مؤلفین نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں دلائل نبوت کی اقسام میں سے جتنا اردو زبان و ادب میں تحریری کام معراج پر ہوا ہے۔ اتنا کسی اور معجزات کی جہت پر کام نہیں ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحقیق میں معراج النبی ﷺ پر تحریر کردہ وہ کتب زیر بحث لائی گئیں جن میں روایات کو جمع آوری منہج کے تحت صرف جمع کیا ہے یا اس منہج پر عربی کتب کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

1۔ معراج حبیب خدا از مفتی محمد خان قادری، ناشر: کاروان اسلامی پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۹ء

مفتی محمد خان قادری بریلوی مکتبہ فکر کے مستند محقق اور عالم سمجھے جاتے ہیں مفتی محمد خان قادری جامعہ اسلامیہ لاہور کے بانی اور مھتمم ہیں۔ انہوں نے کثیر تعداد میں مختلف دینی موضوعات پر کتابیں لکھیں

اور عربی کتب کے اُردو تراجم بھی کیے۔ ان کی یہ تالیف ۲۷۰ صفحات اور ۸ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے

۱۔	اسراء اور قرآن	۲۔	معراج اور قرآن
۳۔	احادیث اور معراج	۴۔	اہم فوائد از احادیث معراج
۵	سدرہ سے آگے تشریف لے جانا	۶۔	دیدار الٰہی اور جمہوری اہلِ سنت
۷۔	حدیث شریک پر اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ	۸۔	معراج اور صحابہ

مصنف نے زیرِ بحث کتاب کا انتساب حضرتِ ابو بکر صدیقؓ کے نام کیا ہے کہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق آپؓ نے کی تھی۔ مصنف نے موضوع پر دلائل کو پہلے قرآنِ مجید پھر احادیثِ مبارکہ سے پیش کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ حوالا جات بھی دیتے ہیں آیات کے حوالے میں سورہ اور آیت کی نشاندہی کرتے ہیں اور احادیث میں صرف کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن کتبِ شروحِ حدیث پر مکمل حوالہ دیتے ہیں۔ مصنف نے کتاب میں آیات، احادیث، روایات اور اقوال کے اُردو ترجمہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے عربی متون بھی شامل کئے ہیں۔ مصنف نے کتاب میں صرف روایات کو ہی جمع نہیں کیا بلکہ دلائل کے ساتھ اشکالات، اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے جیسے مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ کے درمیان مدتِ تعمیر، سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جانا، دیدارِ الٰہیٰ وغیرہ اسی طرح معراج پر آیات کو علیحدہ باب اور معراج پر ۹ احادیث کو علیحدہ باب میں رکھ کر روایات اور دلائل کے ساتھ بحث کی ہے۔ مصنف اس موضوع پر محدثین اور اہلِ سیر کی روایات و اقوال سے استدلال کرتے ہوئے عصرِ حاضر کے جدید سیرت نگاروں کی توضیحات بھی شامل کرتے ہیں۔ مصنف نے بہت ہی عمدہ طریقہ سے معراج کے واقعات کو ذکر کیا ہے۔ اور موضوع کی کسی جہت کو نہیں چھوڑا بلکہ سیر حاصل بحث کی ہے خاص طور پر اختلافی روایات و موضوعات پر۔ کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی ایک فہرست بھی دی ہے۔ مصنف کی ذہنی ہم آہنگی تصوف سے بھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ کتب تصوف سے بھی حوالہ دیتے ہیں جیسے ایک صوفی کا نقل فرماتے ہیں:

"لیس للمؤمن صفة اکمل ولا اشرف من العبودية"(7)

(کسی مومن کے لیے عبدیت سے بڑھ کر کوئی کامل و اعلیٰ وصف نہیں ہو۔)

2۔ عرشیہ از محمد فیض احمد اویسی، ناشر: المختار پبلی کیشنز کراچی، ۱۹۹۹ء

علامہ محمد فیض احمد اویسی بریلوی مکتبہ فکر کے شیخ الحدیث اور فقیہ ہیں۔ آپ کی پیدائش ضلع رحیم یار خان کے گاؤں حامد آباد میں ہوئی۔ انہوں نے ساڑھے تین ہزار سے زائد تصانیف ورسائل وتراجم لکھے۔ محمد عبدالحکیم اشرف قادری اور مفتی محمد ارشد القادری ان کے شاگرد ہیں۔ڈاکٹر اقبال احمد عطاری جنہوں نے یہ کتاب مرتب کی ہے، کتاب کی وجہ تالیف میں یوں رقمطراز ہیں کہ "خواہش تھی کہ اس عنوان پر کوئی فاضل تفصیلی مقالہ تحریر کرے۔ چنانچہ حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضویؒ نے اس خواہش کو پورا فرما کر خوشی کا سامان مہیا کیا"۔(8) مصنف کی تصنیف "عرشیہ" کا نام لفظ "عرش" سے ماخوذ ہے یعنی آسمانوں کا آسمان عرش ہے جہاں آپ ﷺ کو معراج ہوئی۔ پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ غیاث الغات میں فلک الافلاک عبارت ہے فلک الاعظم سے یعنی آسمانوں کا آسمان جسے شرعاً عرش کہتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مقصدِ تالیف یہ لکھتے ہیں کہ: کئی برس قبل ہندوستان میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ نہ آپ ﷺ کو معراج ہوئی نہ دیدارِ الہیٰ ہوا۔ اس مضمون کے جواب میں مصنف نے علامہ احمد رضا خان بریلویؒ کی کتاب "منبه المنية بوصول الحبيب الى العرش والرؤية" (جس میں معراج کے حوالے سے اٹھائے جانے والے سوالات کا علمی و مدلل جواب دیا گیا ہے) کو بنیاد بنا کر آسان انداز میں کتاب مرتب کی ہے۔ کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے صرف ۸۰ صفحات پر محدود کیا گیا ہے تاکہ قاری کو مطالعہ کی طرف مائل کیا جاسکے۔ مصنف نے زیرِ تحقیق کتاب میں تحقیقی و علمی منہج و اسلوب کو صفحہ زینت بنایا ہے۔ علامہ محمد فیض احمد نے اس رسالہ میں جابجا حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے۔ احادیث متن بمع اُردو ترجمہ درج ہیں۔ جیسے رویت باری تعالیٰ کے بارے میں ایک حدیث ہے:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انه كان يقول ان محمدا ﷺ راء ربه مرة ببصرة ومرة بفوادہ"(9)

(حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے بے شک حضور ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سر مبارک کی آنکھ سے اور ایک مرتبہ اپنے قلب مبارک کی آنکھ سے۔)

علامہ فیض احمد اویسی نے معراج النبی پر کئی کتب تالیف کی ہیں۔ کتاب کے اسلوب و انداز بیان سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کتاب آپ کی تقریر کا خلاصہ ہے مگر انداز و منہج تحقیقی نظر آتا ہے۔۔ کتاب کے

آخری حصہ میں سوالات کے مدلل جوابات دیئے ہیں۔ مصنف کا انداز بیان علمی اور تحقیقی ہے البتہ متعدد مقامات پر ادبی جھلک نظر آتی ہے۔ علامہ کا شاعری سے ذوق بھی کہیں کہیں نظر آتا ہے۔ سرور کونین ﷺ جب عرش بریں پر پہنچے تو آپ ﷺ نے نعلین مبارک اتارنی چاہی۔ نعلین کے متعلق علامہ نے اشعار نقل کیے ہیں:

نعلین پائے اورابر عرش گو نگاہ کن   جاہل کہ در نیاید معنی استوار[10]

3۔ واقعہ معراج سرورِ کائنات از محمد عظیم قادری چشتی، ناشر: شرکت پرنٹنگ پریس لاہور، ۲۰۰۰ء

محمد عظیم قادری بریلوی مکتبہ فکر کے عالم ہیں۔ کتاب ۱۷۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں مباحث یہ ہیں:

۱۔ پیش لفظ   ۲۔ واقعہ معراج حضور سرور کائنات ﷺ

۳۔ مرآۃ الاولیاء   ۴۔ وسیلہ عرفان الٰہی   ۵۔ فضیلت نماز

مصنف نے کتاب کی آخری مباحث میں نماز پر بحث کی ہے جسے تحفہ معراج کہا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مختلف آیات کا حوالہ دیا ہے، ساتھ احادیث بھی بیان کی ہیں لیکن احادیث کو بیان کرتے ہوئے صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ متن درج نہیں کیا "تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ اول خوشبو، دوسرے بیویاں اور تیسری چیز یہ ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی ہے۔"[11] دوسری جگہ سجدہ کی اہمیت کے متعلق اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

"بندے کو سب سے زیادہ خداوند کریم کی نزدیکی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔"[12] مصنف نے قارئین کے مطالعہ میں دلچسپی کے لیے اشعار کا استعمال بھی کیا ہے:

لا کان حبك صادقا لا طعته

ان المحب لمن يحب مطيع[13]

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو ضرور ان کی فرماں برداری کرتا کیونکہ بلاشبہ ہر عاشق اپنے معشوق کا فرماں بردار ہوا کرتا ہے۔

مصنف نے مختلف عناوین پر بحث کرنے کے بعد اُردو اشعار نقل کیے ہیں:

اٹھے جو قصرونی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے

وہاں تو جاہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے اڑتے تھے(14)

مصنف نے کتاب کے عنوان کی مناسبت سے معراج النبی سے متعلقہ ضمنی مباحث بھی ذکر کی ہیں۔ جیسے اولیاء اللہ اور نماز وغیرہ کی مباحث مصنف نے زیرِ تحقیق کتاب میں مبلغانہ طرزِ بیان اپنایا ہے۔ مصنف نے کتاب کے ایک حصہ میں مراۃ الاولیاء پر بحث کی ہے۔ اولیاء کی صفات کے متعلق قرآن پاک کی آیت بیان کی ہے:

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" (15)

(اس مخلوق کا نام اولیاء اللہ ہے، ان کی شان یہ ہے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے، نہ انہیں کسی چیز کا غم ہے۔)

4۔ معراج رسول از عبد الخالق مدنی، ناشر: مطبع مجتبائی دہلی ۲۰۰۵ء

عبد الخالق مدنی صاحب مکتبہ اہلِ حدیث کے نمائندہ عالم ہیں۔ انہوں نے معراج رسول پر ۳۴ صفحات کا رسالہ تحریر کیا ہے۔ مصنف نے کتاب ہذا کے مقدمہ میں کتاب کی وجہ تالیف یوں بیان کی ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ ہم نے متعدد محاضرات میں اسے گفتگو کا موضوع بنایا۔ چنانچہ احباب نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اسے کتابی صورت دی جائے کیونکہ زبان کے مقابلے میں تحریر کی افادیت زیادہ عام ہے نیز اُردو زبان میں ہمارے ناقص علم کے مطابق اس موضوع پر کوئی باقاعدہ کتاب نہیں ہے۔(16) مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ کتاب کی تصنیف میں ابنِ حجر عسقلانی کی فتح الباری شرح صحیح بخاری اور محدث شیخ ناصر البانی کی تصنیف "السراء والمعراج" سے استفادہ اٹھایا ہے۔ مصنف نے معراج رسول کے واقعات بیان کرتے ہوئے متعدد مقامات پر قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے جیسے اعجاز قرآن پر آیت نقل کرتے ہیں:

" وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ "(17)

(ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم کو شک ہو تو اس جیسی ایک سورت لے آو۔ اور اپنے مدد گاروں کو بلاو اگر تم سچے ہو تو۔)

علماء کرام میں اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ معراج جسمانی تھا یا روحانی۔ مصنف نے

جسمانی معراج کے چند دلائل پیش کیے ہیں اور علماء کے مؤقف سے بھی استدلال کیا ہے:

"اہلِ سنت والجماعت کے محقق علمائے کرام کا فیصلہ ہے کہ معراج حالت بیداری میں جسم وروح سمیت ہوا ہے اور یہی قول برحق ہے۔"[18]

قاری کی آسانی کی خاطر مصنف نے متعدد مقامات پر الفاظ کی لغوی تشریح کی ہے۔ لفظ براق کی لغوی تشریح یوں کرتے ہیں کہ براق کا لفظ یاتو بریق سے مشتق ہے جس کا مطلب چمک اور روشنی ہے، یعنی وہ ایک سفید اور چمک دار جانور تھا یا نور برق سے مشتق ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بجلی کی طرح تیز رفتار تھا۔[19]

مصنف چونکہ مکتب اہلِ حدیث کی فکر سے متاثر ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس رسالہ میں صحیح احادیث وہ ذکر کریں گے جس کی تصریح ناصر الدین البانی نے کی ہے۔ جبکہ خود ناصر الدین البانی پر لوگوں نے کلام کیا ہے کہ البانی نے پورے ذخیرہ احادیث کو مشکوک کر دیا ہے۔ جیسے صحیح ترمذی اور ضعیف ترمذی۔ اسی طرح ہر کتاب کی صحت کو مشکوک بنادیا ہے۔ زیرِ تحقیق کتاب میں مستند روایات و آثار کو جگہ دی گئی ہے۔ مصنف کتاب کے مآخذ و مصادر کے بارے یوں رقمطراز ہیں کہ ہم نے پیش نظر کتابچہ میں صرف صحیح اور مستند روایات نیز مقبول و معتبر احادیث و آثار کو جگہ دی ہے۔ اس سلسلہ میں محدث عصر شیخ ناصر الدین البانیؒ کی کتاب "الاسراء والمعرج" سے استفادہ کیا ہے۔ نیز مسائل و فوائد کے استنباط میں حافظ ابن حجرؒ کی تالیف فتح الباری شرح بخاری سے زیادہ تر فائدہ اٹھایا ہے۔[20]

5۔ معراج النبی از سید احمد سعید کاظمی، ناشر: محل پبلی کیشنز دہلی، ۱۹۸۷ء

سید احمد سعید کاظمی اہلِ سنت کے مایہ ناز محدث، باعمل فقیہ، سرمایہ افتخار محقق اور عظیم تر عالم دین ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ علم و حدیث کی خدمت میں گزارا۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی تصنیفات سپردِ قلم کی ہیں۔ مثلاً حیاتِ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، الحق المبین، تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر، حجیت حدیث، معراج، النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جیسی بلند پایہ علمی کتابیں اہلِ حضرات سے آپ کی جلالت علمی کا سکہ منوا چکی ہیں۔[21] مصنف نے قرآنی آیت مع ترجمہ درج کی ہیں۔ رویت نفی کی دلیل میں آیت پیش کرتے ہیں:

"لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ" [22]

(آنکھیں اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ سب آنکھوں کا ادراک فرماتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے۔)

مصنف لفظ عبد کی تعریف، اقسام پر مفصل و مدلل بحث کرتے ہیں۔ عبدہ سے جسمانی معراج کا استدلال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عبدہ فرما کر اس حقیقت کو روشن سے روشن تر فرما دیا کہ معراج روح کو نہیں بلکہ روح مع الجسد ہوئی۔([23])واقعہ معراج سے متعلق آیت کو لفظ سبحان سے شروع کرنے کی حکمت یوں بیان کرتے ہیں کہ اس میں حکمت ہے کہ واقعات جسمانی کی بنا پر منکرین کی طرف سے جس قدر اعتراضات ہو سکتے تھے ان سب کا جواب ہو جائے۔([24])شق صدر کی مبارک حکمت مصنف نے بیان کی ہے:

"شب معراج حضور ﷺ کے سینہ اقدس کے شق کیے جانے میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قوت بالفعل قدسیہ ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی سے مشرف ہونے میں کوئی وقت اور دشواری پیش نہ آئے۔"([25])

شق صدر کو مصنف نے شریعت مطہرہ کی دلیل اور باوجود سینہ اقدس چاک ہونے سے خون نہ نکلنا نورانیت کی دلیل قرار دیا ہے:

"جب کبھی خون بہا (جیسے غزوہ احد میں) تو وہاں احوال بشریہ کا غلبہ تھا اور جب خون نہ بہا (جیسے لیلۃ المعراج شق صدر میں) تو وہاں نورانیت غالب تھی۔"([26])

سید سعید احمد کاظمی رویت باری تعالیٰ کے ثبوت میں احادیث و دلائل بیان کرتے ہیں پھر نفی رویت کے متعلق احادیث و دلائل بیان کر کے اس پہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں لہٰذا نفی رویت کا قول مرجوع قرار پائے گا۔ کاظمی صاحب نے احادیث کو مع متن کے لکھا ہے تاہم بعض مقامات پر صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ مصنف نے رویت باری تعالیٰ کے بارے میں بڑی مدلل اور مفصل بحث کی ہے۔ رویت باری تعالیٰ کے بارے میں حدیث نقل کرتے ہیں:

"حتی جاء السدرۃ المنتھی دنا الجبار رب العزۃ فتدلی حتی کان منه قاب قوسین ادنی۔"([27])

"یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے قریب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ جو کہ جبار ہے، حضور ﷺ کے قریب ہوا۔ حضور ﷺ نے اللہ سے اس سے بھی زیادہ قرب فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے دو کمانوں کی مقدار یا اس سے بھی زیادہ قریب آگیا۔)

علامہ کاظمی شاہ بریلوی مکتبہ کے بہت بڑے عالم اور شیخ الحدیث ہیں انہوں نے کتاب میں کچھ ایسی روایات بھی ذکر کی ہیں جن پر محدثین اور محققین نے کلام کیا ہے جیسے امام غزالی کی روایت کہ وہ حضرت موسیٰ کے سامنے آئے۔ آپ لکھتے ہیں۔ مصنف نے شب معراج کے موقع پر امام غزالیؒ اور موسیٰ کا مکالمہ بھی دلائل سے پیش کیا ہے۔ صاحب نبراس شرح عقائد نسفیہؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب "نبراس شرح عقائد نسفیہ" میں فرماتے ہیں کہ قطب زمان ابو الحسن شاذلیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ حضرت موسی کے سامنے امام غزالیؒ کے ساتھ فخر فرما رہے تھے اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ کیا آپ امتوں میں غزالی جیسا کوئی عالم ہے۔ بعض لوگ امام غزالیؒ پر انکار کیا کرتے تھے تو حضور ﷺ نے کواب میں انہیں کوڑے مارے وہ بیدار ہوئے تو کوڑوں کا اثر ان کے جسم پر تھا۔(28)

6۔ درۃ التاج فی مسئلہ المعراج از فیض محمد قادری، ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۷ء

علامہ فیض محمد قادری بریلوی مکتبہ فکر کے مستند عالم ہیں۔ انہوں نے عربی عنوان کے طرز پر کتاب کا عنوان لکھا ہے اس کی وجہ خود بیان کرتے ہیں مصنف نے اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی ہے کہ جب میں معراج کے مواد کو جمع کر رہا تھا، ادھر درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم تھا اور کافی طلباء زیرِ تعلیم تھے۔ ان دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طالب علم میرے پاس پڑھنے کے لیے مدرسہ میں داخل ہوا۔ اس کا نام پوچھا تو بتایا کہ میرا نام درۃ التاج ہے میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سوچی کہ طلباء کی طرح اس کتاب کو بھی چونکہ وقت دیتا ہوں لہٰذا اس کتاب نے خود اپنا نام تجویز کیا، فرمایا ہے اس لیے فی مسئلہ المعراج اس سے لاحق کر کے یہی نام مقرر کر دیا ہے۔(29)

پھر درۃ التاج کا معنی بھی ذکر کر دیا۔

درۃ التاج یگانہ اور اعلیٰ موتی کو کہتے ہیں جو بادشاہوں کے تاج میں جوڑا جاتا ہے۔ گویا معراج کا واقعہ بھی سیرت نگاروں کی نظر میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جیسے تاج کا موتی دوسرے موتیوں میں اہمیت

رکھتا ہے۔(30)

فیض محمد قادری کا منہج و اسلوب بھی دیگر سیرت نگاروں سے مترادف ہے زیرِ نظر کتاب میں مصنف نے درج ذیل منہج و اسلوب اختیار کیا ہے۔ قرآنی آیات کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔جب سفر معراج میں نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر جبرائیلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز میں سستی کرتے ہیں اور اس کو اپنے اوقات میں ادا نہیں کرتے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ" (31)

(پھر دوزخ میں خرابی کا گڑھا ان نمازیوں کے لیے تیار کیا گیا جو اپنی نمازوں میں لاپرواہی کرتے ہیں۔)

سفر معراج کے واقعات ذکر کرتے ہوئے مصنف نے براق کے اوصاف کے لیے حدیث سے استدلال کیا ہے:

"وَهَوَ دَابَّة اَبْيَض طَوِيْلَ فَوْقَ الْحِمَارِ دَوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهٗ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ" (32)

(اور وہ جانور سفید رنگ کا ہے، گدے سے قدرے بلند ہے اور خچر سے قدرے چھوٹا جہاں اس کی نظر کی انتہا ہے وہاں اس کا قدم پڑتا ہے۔)

قرآنی آیات کا اطلاقی معنی بھی ذکر کرتے ہیں۔

" لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا" آیات کا اطلاق جو کہ عرف میں عظمت اور کمال پر دلالت کرتا ہے کیونکہ آیات سماوی آیات ارضی سے اعظم اور اکمل ہیں۔ جیسے لکھتے ہیں۔:

"لنریه من ایتنا ای لنرفعه الی السمآء حتی یری ما یری من العجائب" (33)

(تاکہ ہم قدرت کی عجیب نشانیاں دکھلائیں یعنی ہم آسمان پر اونچا کر کے لے۔)

مصنف نے کتاب میں معراج کے واقعات کو بہت ہی تفصیل کے ساتھ کہا ہے بعض مقامات پر انہوں نے اپنی مسلکی نظریات کو بھی بیان کیا ہے چند مقامات پر مباحث کو اتنا طویل کرتے ہیں کہ بحث عنوان سے بھی مطابقت نہیں رکھتی ہے جیسے معراج کے واقعات کے ضمن میں نبی پاک ﷺ کی محبت کو

بیان کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کی ثناء محبت کی علامت ہے۔ مصنف نے آپ ﷺ کی ثناء کو محبت کی علامت قرار دیا ہے اور اس ضمن میں کتب سیرۃ سے دلیل دی ہے:

" ومن علامات محبه النبیﷺ کثرۃ ذکرہ له فمن احب شیئا اکثر ذکرھقال بعضهم المحه دوام الذکر للمحبوب"(34)

(حضور ﷺ کی محبت کی علامات میں سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بہت یاد کرے اس لیے کہ جو شخص کسی شے سے محبت رکھتا ہے اس کو بہت یاد کرتا ہے اور بعض بزرگوں نے محبت کا دعویٰ یہ بھی بیان کیا ہے کہ محبوب کی یاد ہمیشہ رہتی ہے۔)

بعض مقامات پر حکایات بھی ذکر کی ہیں۔ جبکہ روایات ذکر کرنے کی ضرورت تھی:

"سلطان سکندر کی عادت تھی جب بھی کسی ملک پر چڑھائی کرتا تو اس سے پہلے کسی بزرگ سے دعا کرواتا۔ ایک دفعہ فوج نے عرض کی اے بادشاہ سلامت! ہم آپ کی جانثار فوج ہیں، بہادر ہیں، دلاور ہیں، اپنے پاس ہر طرح جنگ کا سازوسامان رکھتے ہیں۔ ہمارے ہونے کے باوجود کسی بزرگ سے دعا کا کیافائدہ ہے؟ سلطان سکندر نے ٹال دیا کہ تم اس بھید کو نہیں جانتے حتیٰ کہ ایک دفعہ فوج نے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ور چھ ماہ متواتر کوشش کے باوجود وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ اس وقت سکندر ایک بزرگ کے پاس گئے اور دعا کی درخواست کی۔ اس دعا کی برکت سے وہ قلعہ فتح ہوا۔ اس وقت سلطان نے فوج کو دعا کے اثر سے مفصل آگاہ فرمایا۔"(35)

7۔ **شب معراج فضائل و عبادات از** مفتی ضیاء الدین نقشبندی، ناشر: اسلامک ریسرچ سنٹر حیدر آباد، ۲۰۱۱ء

مذکورہ کتاب کے مؤلف بریلوی مکتبہ فکر کے نمائندہ عالم ہیں۔ اس کتاب میں تین ابواب ہیں:

۱۔ شب بیداری کے فضائل ۲۔ شب معراج اور اہتمام عبادات

۳۔ ہفتہ میں کی جانے والی عبادات

کتاب کے پیش لفظ میں وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سفر معراج کے واقعات مختلف

کتابوں میں موجودہیں، اس موضوع پر مختصر و مطول کتابیں اُردو زبان میں دستیاب ہیں، لیکن کسی ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں شب معراج عبادت کرنے کے دلائل موجود ہوں، اس سے متعلق کیے جانے والے شکوک وشبہات کے تشفی بخش جوابات دیئے گئے ہوں۔ حضرت مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری نے اس علمی ضرورت کو پورا کیااور زیرِ نظر کتاب تالیف کی۔ رات کی عبادت کے فضائل مصنف نے قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کیے ہیں:

"اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا" (36)

(بے شک رات کا اٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت بات خود ٹھیک نکلتی ہے۔)

دیدارِ الٰہی کے ثبوت اور استدلال میں میں تفصیلی روایات موجود ہیں۔ کتب سیرۃ سے روایت اخذ کی گئی ہیں:

"عن ابن حنبل انه سئل هی رای محمد ربه فقال راه راه راه حتی انقطع صوته" (37)

(حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا۔ کیا حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا؟ آپ نے فرمایا: دیدار کیا، دیار کیا، دیدار کیا، اتنی دیر تک فرمایا کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔)

مصنف نے اس کتاب میں فضائل و مناقب پر بہت زور دیا ہے اور فضائل کے حوالہ سے جو بھی اعتراضات ہیں ان کا بھرپور انداز میں جواب پیش کیا ہے مصنف، مستحبات کو لازم پکڑنے کی تاکید کرتے ہیں۔ شب معراج میں عبادت کا اہتمام سے متعلق اگر روایات تسلیم نہیں کرتے تو کم از کم اس عمل کو ناجائز و حرام بھی نہ کہیں کیونکہ دن کی مناسبت سے کار خیر انجام دینا بموجب حدیث اجر و ثواب کا کام ہے:

" من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها بعده من غیر ان ینقص من اخورهم شئ" (38)

(جو شخص اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس شخص کو اس کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے ان کا ثواب بھی اسے عطا کیا جائے گا اور ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔)

8۔کائنات کا سب سے بڑا معجزہ از محمد اقبال عطاری، ناشر: اکبر بک سیلر لاہور، ۲۰۱۲ء

علامہ محمد اقبال قادری عطاری بریلوی مکتبہ کے عالم ہیں انہوں نے معراج النبی کے واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف نے سفر معراج اور اسراء کا فرق بیان کیا ہے۔ رویت باری کے قائل ہیں۔ مصنف نے زیرِ تحقیق کتاب میں قرآنی آیات سے دلائل ذکر کیے ہیں۔ ایک جگہ قرآن پاک کی یہ آیت ذکر کی ہے:

" وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ " (39)

(اور اللہ تعالیٰ مخصوص فرماتا ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب عظیم ہے۔)

احادیث بیان کرتے ہوئے مصنف نے متن بھی بیان کیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر صرف اُردو تراجم پر اکتفا کیا ہے:

" وهو دابة ابيض طويل فوق الحمار دون البغل يضع حافره عند منتهى طرفه"(40)

(اور وہ جانور سفید رنگ کا ہے۔ گدھے سے قدرے بلند ہے اور خچر سے قدرے چھوٹا ہے جہاں اس کی نظر کی انتہا ہے وہاں اس کا قدم پڑتا ہے۔)

مصنف نے احادیث کو بیان کرنے کے لیے کتب سیرۃ سے احادیث بھی نقل کی ہیں۔ قاضی عیاضؒ کی روایت سے استفادہ کرتے ہیں:

" جود ثابت رضی اللہ عنہ هذا الحديث عن انس ماشاء ولم يات احد عنه باصوب من هذا"(41)

(یعنی حضرت انسؓ سے جتنے راویوں نے یہ حدیث روایت کی ان میں سے اس سے بڑھ کر صحیح تر حدیث نہیں ہے۔)

مصنف نہایت شستہ تراکیب لکھتے ہیں ایک جگہ لکھتے ہیں ساری کائنات کے پالنے والے اللہ جل مجدہ کے عبد منیب اور حضور پر نور، مکی مدنی سرکار، سرکارِ ابد قرار، ہم غریبوں کے غم خوار حبیب لبیب ﷺ کے جو آنسو طائف کی زمین پر ٹپکے، خون مآب کے جو معطر قطرے گلشن اسلام کی آبیاری کے لیے جسم اطہر سے بہے، شان کریمی نے انہیں موتی سمجھ کر چن لیا۔[42]

ایک تو مصنف نے جو عنوان رکھا ہے اس سے قاری کا ذہن اس بات کی طرف چلا جاتا ہے کہ کائنات کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے مگر مصنف کائنات کے سب سے بڑے معجزہ کو "معراج" کا نام دیتے ہیں۔ دوسرا مصنف نے بعض مقامات پر کتاب میں سائنسی نظریات ذکر کیے ہیں۔ مصنف نے سائنسی نظریات عام و فہم زبان تو ادا کرنے کی کوشش ہے مگر سائنسی نظریہ اس انداز میں نہیں پیش کیا جس طرح سائنس دانوں نے پیش کیا تھا جیسے کہ مصنف نے نبی کریم ﷺ کا آسمانوں پر جانے کو ثابت کرنے کے لیے سائنسی تحقیق سے دلیل دی ہے۔ آئن سٹائن کے اس نظریہ کے مطابق روشنی کی رفتار کا ۹۰ فیصد حاصل کرنے سے جہاں وقت کی رفتار نصف رہ جاتی ہے وہاں جسم کا حجم بھی سکڑ کر نصف رہ جاتا ہے اور اگر مادی جسم اس سے بھی زیادہ رفتار حاصل کرلے تو اس کے حجم اور اس پر گزرنے والے وقت کی رفتار میں بھی اسی تناسب سے کمی ہوتی چلی جائے گی۔(43)

9۔ معراج النبی از سید محمود احمد رضوی، ناشر: شعبہ تبلیغ دار العلوم حزب الاحناف لاہور، ۲۰۱۲ء

یہ کتاب بریلوی مکتبہ فکر کے عظیم شیخ الحدیث سید محمود احمد رضوی نے لکھی ہے۔ مؤلف نے بخاری کی بھی شرح لکھی ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ ملک محبوب الرسول قادری نے لکھا ہے۔ جس میں کچھ معراج کا تذکرہ اور مصنف کا تعارف و توصیف شامل ہے۔ علامہ سید محمود احمد رضوی نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں معراج کے فضائل ذکر کیے جائیں گے:

> "ان اوراق میں حضور سید المرسلین ﷺ کے سفر معراج کا تذکرہ ہے اور کتاب اور سنت کی روشنی میں معراج نبوی کے مختلف پہلوؤں کا اظہار ہے۔ یہ ان کے لیے نہیں ہے جو حضور ﷺ کے معجزات جلیلہ اور مراتب رفیعہ کے منکر ہوں اور آپ کے خصائص کبریٰ، فضائل عظمیٰ میں شک کرنے والے ہوں، یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت اور آپ ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے اظہار میں ایک قطرہ ہے مگر یہ سب اہل درود و محبت کے لیے ہے جو حضور اکرم (فداہ ابی وامی) کی ہر دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور آپ ﷺ کے فضائل اور فضائل کی تصدیق کرتے ہیں۔"(44)

علامہ محمود احمد رضوی نے قرآن وحدیث سے دلائل دے کر واقعہ معراج کو بیان کیا ہے۔ آپ

اپنی تصنیف معراج النبی ﷺ میں حسب ضرورت لغوی تشریح بھی کرتے ہیں، مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں اور اس کی دلیل بطور آیات قرآنی سے ثابت کرتے ہیں۔ ایک جگہ رقمطراز ہیں:

اسراء کے معنی رات میں سفر کرنے یا لے جانے کے ہیں، چونکہ حضور اکرم ﷺ کو یہ معجزہ رات کو ہوا، اس لیے اس کو اسراء کہتے ہیں۔ قرآن پاک نے بھی آپ کے اس سفر کو لفظ اسری کے ساتھ تعبیر کیا" سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ"[45] پاکی ہے اس کو جو رات کے ایک حصہ میں اپنے بندہ کو لے گیا۔ سبحان اللہ! لے جانے والا کون ہے؟ رب العالمین اور جانے والے کون ہیں؟ رحمۃ اللعالمین اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خود جانے میں مزا نہیں بلکہ بلائے جانے میں لطف ہے۔"(46)

نبی پاک ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ القابات کثرت سے بیان کیے ہیں جیسے کہ آپ لکھتے ہیں۔

اب حضور سید المرسلین براق کی سواری اختیار کی۔ اور وہ لامکاں کا سیاح، اسریٰ کا دولہا، سلطان العارفین، محبوب رب المشرقین و المغربین قاسم نعمۃ اللہ، مملکتہ اللہ، خلیفۃ اللہ الاعظم، نائب پروردگار عالم، حاکم کائنات، متصرف موجودات، سید الانبیاء، امام الاصفیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ملائکہ کے نور جلوس کے ہمراہ نہایت شان و بان کے ساتھ عازم السلطنت ہوئے۔"(47)

سید محمود احمد رضوی نے کتاب محققانہ انداز میں لکھی ہے اور ساتھ ساتھ ادیبانہ انداز بھی اختیار کیا ہے۔"علامہ رضوی الفاظ کا چناؤ بڑا مناسب کرتے ہیں اور رشتہ اور تراکیب استعمال کرتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

ا۔ کارساز عالم کی کارسازی ملاحظہ کیجئے کہ عالم کی سرداری و رہنمائی کے لیے انتخاب فرمایا۔ اس ذات گرامی کا جس کے قبضہ میں بظاہر نہ زر، نہ عظمت و شوکت، نہ جاہ و جلال نہ عظیم مملکت نہ قوی طاقت تھی۔

مالک کونین
ہیں کو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی
نعمتیں ہیں ان کے خالی

ہاتھ میں "(48)

10۔ تحفہ معراج النبی از محمد نعیم اللہ خان قادری، ناشر: اویس بک سٹال گوجرانوالہ۔

یہ کتاب اصل میں مولانا محمد نعیم اللہ قادری کی تقاریر کا مجموعہ ہے جس میں کل بارہ تقریریں ہیں۔ مولانا نعیم اللہ قادری بریلوی مکتبہ فکر کے عالم ہیں۔ اس کتاب میں مؤلف عنوان کے ماتحت قرآنی آیات و احادیث ذکر کرتے ہیں۔ مصنف نے علامہ ظفر الدین کے تقاریر کو اپنی مرتبہ کتاب میں شامل کیا ہے جس میں وہ عبد کے متعلق قرآنی آیت سے استدلال کرتے ہیں:

"وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا"(49)

(اور بے شک جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیں)

مرتبہ بیانات کتاب میں احادیث بھی مرقوم کی ہیں:

"بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و اقام الصلاة وایتاء الزکوة وصوم رمضان وحج البيت من استطاع اليه سبيلا۔"(50)

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔)

واقعات معراج کو بیان کرنے کے سلسلے میں مصنف نے احادیث سے روایات بھی اخذ کی ہیں۔ جس کی مثال یہ کہ احادیث میں ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ پر وحی آتی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدلنے لگتا، سخت جاڑے کے زمانے میں وحی آتی تو پیشانی مبارک پر پسینہ آجاتا۔(51)

مصنف نے معراج کا لغوی معنیٰ عجیب و غریب بیان کیا ہے کہ معراج وہ سیڑھی ہے، جس کے ذریعے سے روحیں اوپر چڑھتی ہیں۔ جبکہ معراج مطلق چڑھنے والے آلہ کو کہتے ہیں وہ رقمطراز ہیں کہ لغت میں معراج، سیڑھی یا سیڑھی کے ڈنڈے کے مشابہ چیز کو کہتے ہیں، جس کو پکڑ کر روحیں اوپر چڑھتی ہیں اور معارج راستے کو کہتے ہیں جس پر فرشتے چڑھتے ہیں اس کی جمع معارج ہے۔(52)

11۔ **فیضانِ معراج از** شعبہ تالیفات دعوت اسلامی، ناشر: مجلس المدینۃ العلمیۃ کراچی، ۲۰۱۹ء

دعوت اسلامی غیر سیاسی و تبلیغی تحریک ہے۔ اس کتاب میں مختلف اجتماعات میں جو معراج کے حوالہ سے واقعات بیان ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے اس کتاب کی تخریج و تحقیق مجلس المدینۃ العلمیہ نے کی ہے۔ مجلس کا تعارف ملاحظہ ہو:

کتاب مجلس المدینہ العلیہ دعوت اسلامی کے علماء و مفتیان کرام پر مشتمل ہے جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

۱۔ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت	۲۔ شعبہ تراجم کتب
۳۔ شعبہ درسی کتب	۴۔ شعبہ اصلاحی کتب
۵۔ شعبہ تفتیش کتب	۶۔ شعبہ تخریج

واقعہ معراج کے متعلق قرآنی دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ تمام تر قرآنی آیات کو عربی متن اُردو ترجمہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ آیات قرآنی کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ قاری کی سہولت کے لیے عربی متن اور قرآنی آیات کا ترجمہ دونوں کا حوالہ موجود ہے۔ جسمانی معراج کی دلیل پر یہ آیت پیش کی ہے:

"سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا" (53)

(پاکی ہے اُسے جو اپنے رات میں لے گیا اپنے بندے کو۔)

فیضان معراج کا جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق تخریج کا کام کیا گیا ہے۔ کتاب میں واقعات کی بجائے معراج کے مقاصد اور دروس پر کافی زور دیا گیا ہے۔ جیسے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو خدا عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدھے کی صورت بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اژدھا ان کے گلوں کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔(54)

12۔ **سفر معراج اور علم غیب مصطفیٰ از** شعبہ تالیف دعوت اسلامی، ناشر: مکتبہ فیضان مدینہ کراچی

یہ چند اوراق کا رسالہ اصل میں حضرت مولانا محمد الیاس قادری کی تقریر کا متن ہے۔

جس میں معراج کی رات غیب کی خبروں کی روایات کو بیان کیا گیا ہے جیسے براق کی تعریف میں مولانا عطار فرماتے ہیں کہ بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بیت المقدس پہنچ کر بُراق کو آپ ﷺ نے اس حلقے میں باندھ دیا، جس میں انبیاءؑ اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے تمام انبیاء اور رسولوںؑ کو جو وہاں حاضر تھے دو (۲) رکعت نمازِ نفل جماعت سے پڑھائی۔(55)

"کتاب میں عقیدت کا پہلو بہت نظر آتا ہے۔ جیسے لکھتے ہیں۔ شیخ طریقت اَمِیْرِ اَہْلِ سُنَّتْ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِس ایمان افروز واقعے کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

جبریل امین بُراق لیے جنت سے زمیں پر آ پہنچے

بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دُولہا جاتے ہیں"(56)

13۔ معراج کی باتیں از محمد عاشق الٰہی بلند شہری، ناشر: مکتبہ البشریٰ کراچی، ۲۰۱۴ء

اس کتاب کے مؤلف مولانا محمد عاشق الٰہی دیو بند مکتبہ فکر کے عالم ہیں۔ مفتی محمد شفیع کی درخواست پر بلند شہر انڈیا سے ہجرت کر پاکستان، کراچی آئے۔ اس کتاب میں انہوں نے روایات کی روشنی میں واقعات معراج کا تجزیہ کیا ہے مصنف نے قرآنی آیات و احادیث کے علاوہ لغوی معانی بھی بیان کیے ہیں:"اسریٰ جو کہ واقعہ معراج سے متعلق سورۃ الاسراء میں پہلے نمبر کا لفظ ہے۔ اس کی لغوی تشریح مصنف نے یوں فرمائی ہے:

"اسرائٰ جو سری یسری سے باب افعال سے ماضی کا صیغہ ہے، یہ بھی رات کے سفر کرنے پر دلالت کرتا ہے، خواب میں کوئی کہیں چلا جائے اس کو سری اور اَسری سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔"(57)

مصنف نے معراج النبی ﷺ کے حالات و واقعات بیان کرنے کے لیے قرآنی آیات سے بہت کم استدلال کیا ہے البتہ خاتمہ الرسالۃ میں آسمانوں کی تخلیق کا ذکر فرمایا اور فلسفہ قدیمہ و جدیدہ کے نظریات بیان کیے۔ فلسفہ قدیمہ والے آسمان کا وجود تو مانتے تھے لیکن ساتھ ہی کہتے کہ آسمانوں میں خرق و التیام (ملنا) نہیں ہو سکتا ہے۔ مصنف آسمان کے خرق کے متعلق ذیل کی آیت سے دلیل پیش کرتے ہیں:

"اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ "([58])

(جب آسمان پھٹ جائے گا۔)

مصنف نے اپنی تالیف میں اصحاب سیر کے متعدد اقوال نقل کیے ہیں۔ معراج کی تاریخ میں اصحاب سیر کے اقوال بیان کرتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ بعثت کے بعد دس سال گزر جانے کے بعد معراج کا واقعہ ظہور پذیر ہوا، حضرت ابن شہاب زہریؒ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے سے ایک سال پہلے معراج ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ہجرت کے سولہ ماہ پہلے معراج کا واقعہ پیش آیا۔([59])

مصنف نے کثرت سے روایت ذکر کی ہیں۔ ان روایات کے متعلق صرف کتاب کا عنوان ذکر کیا ہے۔ مگر حوالہ تحقیقی انداز میں ذکر نہیں کیا جیسے ایک روایت دیکھیں:

> ”ابو ہریرہؓ کی روایت یہ بھی ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا، اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کی امامت کی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمد ﷺ! یہ دوزخ کا داروغہ ہے اس کو سلام کیجیے، میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے خود سلام کر لیا (یہ بیت المقدس میں امامت فرمانا، آسمانوں پر تشریف لے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔)“([60])

14۔ معراج النبی از مفتی محمد امین، ناشر: تحریک تبلیغ السلام فیصل آباد

مفتی محمد امین فیصل آباد کی نامور شخصیات میں سے ہیں۔ البرھان، آبِ کوثر سمیت کئی کتب تالیف کی ہیں۔ معراج کے عنوان پر یہ رسالہ ۲۵ صفحات کا ہے۔ جس میں انہوں نے جسمانی معراج کے ثبوت اور روایات معراج ذکر کی ہیں۔ مصنف نے معراج جسمانی ثابت کرنے کے لیے متعدد واقعات کو بیان کیا ہے، وہاں کچھ مقامات پر قرآنی آیات بھی استدلال کیا ہے:

"اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ" ([61])

(جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔)

جسمانی معراج کو ثابت کرنے کے لیے مصنف نے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل بھی دیئے ہیں کہ اگر نبی اکرم رسول محترم ﷺ کا معراج ایک خواب تھا تو انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

اور کیوں انکار کیا گیا؟ کیونکہ خواب کا تو کوئی عقل مند منکر نہیں ہو سکتا بھلا ایک شخص کہتا ہے کہ میں خواب میں کراچی یا مدینہ منورہ گیا تھا تو کیا کوئی انکار کرے گا؟ ہر گز نہیں۔(62)

مفتی محمد امین ایک صوفی عالم دین ہیں، معراج النبی کے حوالہ سے ذکر کردہ روایات میں کچھ ایسی روایات بھی ذکر کی ہیں۔ جن پر لوگوں نے کلام کیا ہے جیسے ایک روایت دیکھیں اور اس میں ذکر یہودی کا ہے۔ جبکہ یہودی مکہ میں نہیں رہتے تھے دراں حال کہ معراج مکہ میں ہوا ہے:

> ”ایک یہودی واقعہ معراج سن کر بڑی خرافات بولتا تھا کہ اتنے عرصہ آسمان پر بھی رہے لیکن واپسی پر کنڈی بھی ہل رہی تھی۔ ایک دن یہودی نے بیوی سے کہا کہ یہ مچھلی پکاؤ۔ بیوی نے کہا گھر میں پانی نہیں ہے، یہ مٹکا لے جاؤ اور دریا سے پانی لے آؤ وہ یہودی دریا پر پانی لینے گیا، خیال کیا کہ غسل بھی کر لوں، جب غوطہ لگا کر باہر نکلا تو دیکھا کہ وہاں نہ کپڑے اور نہ ہی مٹکا اور وہ خود ایک عورت بنی ہے جس کے تن پر کپڑے موجود نہیں ہیں۔ اچانک گھوڑے پر ایک سوار گزرا، اس نے عورت کو گھوڑے پر بٹھایا اور اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ اس عورت سے شادی کی، بچے بھی پیدا ہوئے، بارہ سال کا عرصہ گزر گیا۔ ایک دن عورت سہیلیوں کے ساتھ دریا پر غسل کرنے آئی، غوطہ لگا کر جب سر باہر نکالا تو دیکھا وہی پہلی جگہ ہے اور وہی مٹکا اور کپڑے، پھر سے مرد بنا ہوا ہے۔ مٹکا اٹھا کر گھر کی طرف چل پڑا، دیکھا کہ بیوی ویسی ہی حالت میں ہے جیسی چھوڑ کر گیا تھا۔ یہ دیکھ کر یہودی کے کان کھڑے ہو گئے، اپنی بیوی سمیت مدینہ منورہ جا کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔“(63)

15 معراج النبی از خالد گھر جاکھی، ناشر: ادارہ احیاء السنہ گوجرانوالہ

اس کتاب میں مؤلف نے معراج النبی کی روایات کا تجزیہ پیش کیا ہے اس پر انہوں نے دلائل دیئے ہیں کہ معراج جسمانی تھا اور معراج مکہ میں ہی ہوا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ اس پر تقریباً اتفاق ہے کہ وہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد ہوا کیونکہ آپ اکثر اداس رہنے لگے تھے۔ مشاہدہ واقعات کے ساتھ ساتھ کچھ تسلی بھی مقصود تھی۔ آپ کی عمر معراج کے وقت باون سال کے قریب تھی اور اس کے ایک سال بعد ہجرت کا حکم ملا تھا۔(64)

معراج کی رات عبادات و نوافل کے انعقاد پر بھی مصنف نے تنقید کی ہے:

"اس بات کی مؤید ہیں کہ معراج رجب میں ہوا اور ستائیس تاریخ کو ہوا لیکن بعض لوگوں نے اس رات کی کئی قسم کی نمازیں ایجاد کرلی ہیں جس طرح صلوٰۃ اور غائب ہے یہ سب بے سند اور موضوع من گھڑت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کا واحد مقصد مشاہدہ فرمایا۔"(65)

مصنف نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے استدلال ذکر کیا ہے۔ مصنف نے جسمانی معراج کے لیے سورۃ النجم کی آیت سے استدلال کیا ہے:

"مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى" (66)

"ان کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی نہ حد سے بڑھی۔"

احادیث کو متن مع اُردو ترجمہ پیش کیا۔ تاہم بعض مقامات پر صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ جسمانی معراج کو ثابت کرنے پر صحیح بخاری سے استدلال کیا ہے:

" لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ"(67)

(جب کفار نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے ٹھہر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو ظاہر فرما دیا، پھر میں ان کو اس کی نشانیوں کی خبر دینی شروع کی حالانکہ میں اس وقت بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔)

مصنف نے معراج النبی کے بیان میں بعض مقامات پر الفاظ کے چناؤ کا خیال نہیں رکھا ہے۔ خشک لہجہ میں بات کرتے ہیں۔ جیسے ایک جملہ "گھر سے اٹھوا کر" یہ عجیب وغریب ہے ملاحظہ ہو:

"آپ کو گھر سے اٹھا کر حطیم میں لٹایا گیا اور جبریل نے آپ کا سینہ مبارک ہسی کی ہڈی سے لے کر ناف کے نیچے تک چاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھو کر، پھر سونے کی ایک نورانی طشت لائی گئی جو ایمان و حکمت سے بھرپور تھی اس سے آپ کے سینہ کو پُر کیا گیا تا کہ قدرت کے کرشمے دیکھنے میں آپ ثابت قدم رہ سکیں۔"(68)

16- **معراج کا شہرہ آفاق سفر از** دوست محمد شاہد، ناشر: ایم طاہر سنز لاہور

دوست محمد شاہد ایک اچھے لکھاری اور مؤرخ ہیں انہوں نے ناول نگاری کے اسلوب میں یہ کتاب تحریر کی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا واقعہ معراج نہ صرف آپ کے عالی مقام اور عہد کے لوگوں پر محیط ہے بلکہ قیامت تک موجود رہنے والی آپ ﷺ کی امت پر بھی محیط ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ" [69]

(بر و بحر میں فساد برپا ہو گیا۔)

مصنف نے قرآنی آیات کے علاوہ احادیث مبارکہ اور سیرت کی روایات بھی ذکر کی ہیں۔ مصنف کی تالیف "معراج کا شہرہ آفاق سفر" میں ادبی ذوق بھی نظر آتا ہے۔ مصنف نے فارسی اور اُردو اشعار استعمال کیے ہیں:

آن شہ عالم کہ نامش مصطفیٰ

سید عشاق حق شمس الضحیٰ" [70]

مصنف نے سائنسی مشاہدات اور نظریات ذکر کیے ہیں مگر سائنسی نظریات کو اس انداز میں بیان نہیں کیا۔ جس طرح ایک سائنس بیان کرتا ہے۔ عام اور سلیس زبان میں بیان کرتے ہیں جیسے کہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ روشنی کی رفتار سے بہت کم رفتار پر زمین پر آنے والے شہاب اور تیز ہوا کی رگڑ سے جل جاتے ہیں اور فضا ہی میں مجسم ہو جاتے ہیں تو پھر کیوں کہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ صحیح و سلامت اتنا طویل سفر پلک جھپکنے میں کر سکیں۔ یہ توجیہہ مغربی مفکرین کی ہے لیکن موجود سائنس انسانی شعور کے ارتقاء کا عروج ہے، انسان صرف خدا کی پانچ فیصد ودیعت کردہ صلاحیتوں کا ستعمال کرتا ہے۔ واقعہ معراج ایک مسلمہ حقیقت ہے جو سائنسی توجیہہ کی محتاج نہیں۔ [71]

17۔ **معراج خیر الوریٰ بزبان غوث الوریٰ از** ریاست علی مجددی، ناشر: اویسی بک سٹال گوجرانوالہ

مصنف نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے اقوال و نظریات کی روشنی میں مذکورہ بالا کتاب لکھی ہے اور اس کی وجہ تالیف بھی خود بیان کرتے ہیں کہ راقم نے جب چوہدری خلیل احمد، مالک

قادریہ رضویہ کتب خانہ لاہور کے خواہش پر "بہجۃ الاسرار" پر کام شروع کیا تو اسی دوران حضور غوث اعظمؒ کا وہ کلام جو آپ نے حضور سرور کائنات ﷺ کی شان میں فرمایا ہے نظر سے گزرا تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کا جو کلام معراج مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ہے اُس کو علیحدہ کتابی شکل میں منظر عام پر لایا جائے۔(72)

مولانا ریاست علی مجددی نے دیگر مقامات پر قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے۔ بعض مقامات پر ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ جبکہ بعض مقامات پر متن مع اُردو ترجمہ لکھا ہے۔ آیات کا حوالہ بھی ساتھ لکھا ہے:

"وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى" (73)

(اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔)

نبی کریم ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو بھی کہتے ہیں وحی الٰہی ہوتا ہے۔

مصنف نے احادیث کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ رب کریم کی ثناء کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں:

"جیسے تو نے خود اپنی ثناء ذکر فرمائی ہے میں اسی طرح تیری حمد و ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا۔"(74)

مولانا نے کتاب کو واعظانہ اور ناصحانہ انداز میں پیش کیا ہے اور اردو ادب کا سہارا لے کر بات کو لمبا کیا ہے جیسے:

"اے کائنات کی سب سے بڑی سعادت حاصل کرنے والو! اور مخلوق پر حجت والو! یہ (محبوب آج) بلندیوں کی معراج پر ہیں، یہ روشنیوں میں سورج ہے، آپ نبوت کے تاج کا گوہر تابدار ہیں۔"(75)

اُردو، فارسی اشعار کے علاوہ پنجابی کا کلام بھی کتاب میں ذکر کیا ہے:

ایک دن شوق دے نال ایہ رب سچے ستاں فلکاں دیے وچ اعلان کیتا
آئی ٹھاٹھ ہے یارے ملن نوں کہو جا کے یاد تسانوں رب رحمان کیتا(76)

18۔ معراج سیر گاہ مصطفیٰ کہاں سے؟ کہاں تک؟ از نسیم احمد صدیقی، ناشر: انجمن ضیاء طیبہ سیالکوٹ

مولانا نسیم احمد صدیقی بریلوی مکتبہ فکر کے نمائندہ عالم ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں سفر معراج کی حد بندی کرنے کی کوشش کی ہے قرآنی آیات ذکر کرتے ہیں:

"وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا" (77)

(سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے۔)

یعنی چاند اور سورج کی معینہ مدت ہے۔ وہ اپنے اپنے مقررہ اوقات میں چل رہے ہیں۔ جب ان کے مقررہ اوقات ختم ہوں گے تو یہ زمانہ اخیر ہو گا۔ زمین و آسمان اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا عظیم شاہکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بغیر ستونوں کے کھڑا کیا ہے۔ آسمان کس چیز سے بنے ہیں؟ مصنف اس ضمن میں ربیع بن انسؓ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ربیع بن انسؓ فرماتے ہیں کہ پہلا آسمان مثل موج ہے، دوسرا چٹان کا ہے، تیسرا لوہے کا ہے، چوتھا تانبے کا ہے، پانچواں چاندی کا ہے، چھٹا سونے کا ہے اور ساتواں یاقوت کا۔ (78)

مصنف نے سائنسی نظریات سے سفر معراج پر استدلال ذکر کیا ہے۔ جو کہ انتہائی کمزور استدلال ہے۔ جیسے کہکشاں سے سفر معراج ثابت کرتا ہے۔ مصنف نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے سائنسی تحقیقات بھی استدلال کیا ہے:

"امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کی رصد گاہ میں نصب دو سو انچ کی دوربین سے تقریباً ایک ارب کہکشائیں بیک وقت دیکھی جاسکتی ہیں۔" (79)

19۔ معراج مصطفیٰ از شیخ الحدیث محمد علی جانباز، ناشر: مکتبہ قدسیہ، لاہور

اس کتاب میں مولانا محمد علی جانباز نے واقعہ معراج اور اسراء کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآنی آیات اور روایات حدیث کے علاوہ محققین کے نظریات بھی ذکر کیے ہیں۔ اس کتاب میں درج ذیل اہم مباحث ذکر کی گئی ہیں:

"اوّل: اِسراء اور معراج کی لفظی تشریح اور ہر دو کا مصداق۔ دوم: اس کی تاریخ اور سنہ وقوع۔

سوم: جسمانی تھا یا روحانی یا مَنَامِیُ یعنی خواب میں۔ چہارم: اس میں حکمتِ الٰہیہ کیا تھی۔

پنجم: انسان جس کا بدن گوشت، پوست اور ہڈی کا مجموعہ ہے آسمان پر جاسکتا ہے؟" (80)

اس کتاب میں مصنف قرآنی آیات اور روایات کے علاوہ ابن کثیر، نووی، ابن حجر عسقلانی

وغیرہ کے اقوال ذکر کیے ہیں۔ جیسے ابن کثیر کا قول ذکر کرتے ہیں اس کے بعد حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

" فَحَدِيْثُ الْاِسْرَاءِ اَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَعْرَضَ عَنْهُ الزَّنَادِقَةُ وَالْمُلْحِدُوْنَ"(81)

"واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام مسلمانوں کا اِجماع ہے۔ صِرف ملحد و زندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا۔"

مصنف کوشش کی ہے کہ دیگر مذاہب کے نظریات کو بھی مختصر انداز میں ذکر کیا جائے جیسے یہود کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہود کے نزدیک حضرت ایلیاعلیہ السلام کا بجسدہ زندہ آسمان پر جانا اور عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا اور پھر اخیر زمان میں آسمان سے ان کا اترنا مسلم ہے۔ اسی طرح آں حضرت ﷺ کا اسی جسم اطہر کے ساتھ آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا قرآن وحدیث اور اجماع صحابہؓ و تابعین سے ثابت ہے۔ اگر آسمان پر جانا عقلاً محال ہوتا تو صحابہؓ و تابعین کبھی اس پر متفق نہ ہوتے۔(82)

مصنف نے معراج مصطفیٰ کے ضمنی مباحث پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ جیسے مسجد حرام اور مسجد بیت المقدس کی فضیلت کا تقابل وغیرہ مصنف نے اس پر متعدد احادیث ذکر کی ہیں جیسے ایک روایت ہے:

"حضرت ابو ذرؓ غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد کون سی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مسجد حرام" پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ" میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فاصلہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا چالیس سال پھر فرمایا کہ مسجدوں کی تو یہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے۔ جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز ادا کیا کرو۔"(83)

20۔ عجائبات معراج از حضرت عبداللہ بن عباسؓ، مترجم: محمد گل احمد عتیقی، ناشر: فاروقیہ بکڈپو، دہلی

اس کتاب میں اصل میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی واقعہ معراج سے متعلق

روایات کا اُردو ترجمہ مولانا محمد گل احمد عتیقی نے کیا ہے۔ اس کتاب میں ابن عباس سے مروی معراج کی کثیر روایات آغاز تا انتہاء تک جمع کر دی گئی ہیں۔ روایات کی اسناد ذکر نہیں ہیں۔ ترجمہ سے یوں لگتا ہے کہ یہ صرف ایک ہی روایت ہے۔ واقعہ معراج کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا بعثت کے آٹھویں برس ستائیسوی رجب المرجب بروز پیر میں ابو طالب کی بیٹی ام ہانیؓ کے گھر تھا۔ ان کا نام فاختہ ہے اور ان کے پاس حضرت فاطمۃ الزہراؓ تھیں ان کی عمر نو سال تھی اور ابھی تک ان کی شادی حضرت علیؓ کے ساتھ نہیں ہوئی تھی کیونکہ حضرت علیؓ نے مدینہ منورہ میں ان سے شادی کی۔(84)

اس کتاب میں واقعات معراج کو ترتیب سے بیان کیا گیا۔ جیسے پہلا آسمان کا ذکر، پھر دوسرے کا اسی طرح تمام آسمانوں کا احوال موجود ہے۔ تیسرے آسمان پر جانے کا احوال ملاحظہ کریں:

> "پھر ہم پلک جھپکنے میں تیسرے آسمان پر چلے گئے۔ دوسرے اور تیسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کو فاصلہ تھا اور اتنا ہی اس کا عمق (گہرا)، جبریل علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، فرشتوں نے پوچھا کون، جبریل علیہ السلام نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں فرمایا محمد ﷺ۔ فرشتوں نے کہا آپ کو اور آپ کے ساتھی کو خوش آمدید ہو تو انہوں نے دروازہ کھول دیا اور ہم اندر چلے گئے۔"(85)

ترجمہ سے کتاب کا اسلوب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کوئی قصہ یا کہانی ہے۔ روایات ذکر کرنے کا کتاب میں اسلوب نظر نہیں آتا جیسے پہلے آسمان پر جانے کا احوال ملاحظہ کریں:

> "آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے پہلے آسمان میں ستاروں کو ایسے لٹکتے ہوئے دیکھا جیسے مساجد میں قنادیل ان میں سب سے چھوٹا ستارہ ایک بہت بڑے پہاڑ سے بھی بڑا تھا پھر مجھے جبریلؑ آنکھ جھپکنے سے قبل آسمانِ دنیا تک لے گئے آسمان دنیا اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اتنا ہی آسان کا موٹاپا۔"(86)

21۔ معراج المصطفیٰ از علامہ محمد اسماعیل حقی، مرتب: محمد فیض احمد اویسی، ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

یہ کوئی مستقل کتاب نہیں ہے۔ علامہ اویسی نے تفسیر روح البیان کا ترجمہ کرنے کے بعد روح البیان سے معراج کی روایات کو مرتب کر کے رسالہ کا نام دیا ہے جیسا کہ خود لکھتے ہیں:

"تفسیر روح البیان شریف میں معراج شریف پر مفصل بحث ہے چونکہ یہ ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے اسی لیے فقیر نے اس پر اضافہ بمعہ مقدمہ علیحدہ ترتیب دے کر اس کا نام رکھا ہے" معراج المصطفیٰ "اُمید ہے کہ اھل اسلام کے لیے مجموعہ مفید ثابت ہو گا۔"(87)

علامہ اویسی نے مقدمہ میں معجزہ کے متعلق اہلِ سنت کا نقطہ نظر ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معراج شریف ہمارے نبیُ پاک صاحب لولاک ﷺ کا ایسا معجزہ اور کمال ہے کہ جس سے کسی اور نبی کو مشرف نہیں فرمایا گیا۔ شبِ معراج حضور ﷺ مقام پر پہنچے کہ جس مقام تک مخلوقات میں سے کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکا، اہلِ سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو رات کے مختصر سے حصہ میں مسجدِ حرام سے بیت المقدس اور پھر بیت المقدس سے عالم ملکوت کی مکمل سیر کرائی۔ یہ سیر حضور ﷺ نے خواب میں نہیں بلکہ عالمِ بیداری میں اور اپنے جسدِ عنصر کے ساتھ فرمائی۔(88)

علامہ فیض احمد اویسی بہت بڑے شیخ الحدیث ہیں۔ مگر اس کتاب میں انہوں نے تفسیر روح البیان میں سورۃ بنی اسرائیل اور النجم کے ماتحت مباحث کو صرف جمع کیا ہے۔ نہ تو ان پر کوئی مزید تحقیق لکھی ہے اور نہ ہی انکا نقد کیا ہے۔

22۔ فیضان معراج از شعبہ اصلاحی کتب، **مجلس المدینہ العلمیہ**، ناشر:

مکتبہ المدینہ، کراچی، ۲۰۱۴ء

دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے یہ کتاب مرتب کی ہے اور اس میں درج ذیل مباحث پر گفتگو کی ہے:

(۱)واقعۂ معراج کا بیان (۲)واقعۂ معراج سے ماخوذ چند انمول مدنی پھول

(۳)بیت المقدس کی طرف روانگی (۴)قرآن میں معراج کا بیان

(۵)آسمان کی طرف عروج (۶)معراج کے حوالے سے مفید معلومات

(۷)دیدارِ الٰہی اور ہم کلامی کا شرف (۸)شبِ معراج کے مُشاہدات

(۹)جنت کی سیر (۱۰)انعاماتِ الٰہیہ سے متعلق

(۱۱)جہنم کا معاینہ (۱۲)عذابِ الٰہی سے متعلق

(۱۳)واپسی کا سفر (۱۴)معراج شریف سے متعلق چند منظوم کلام

(۱۵)واقعۂ معراج کا اعلان

اس رسالہ میں شب معراج ۱۴۳۶ھ کو جو دعوت اسلامی کے اجتماع میں امیر اہلِ سنت مولانا الیاس قادری کا بیان ہوا تھا۔ اس کو شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں واقعات معراج کے ساتھ ساتھ نصیحت اور تبلیغ بھی کی گئی ہے۔ جیسے سامعین سے نیت کروائی گئی:

"نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضرور تاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لیے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔"(89)

یہ مستقل کوئی تالیف نہیں ہے بلکہ یہ حضرت امیر اہلِ سنت کا بیان ہے، جو کہ اصلاحی انداز میں کیا گیا ہے۔ واقعات معراج ذکر کرنے کی بجائے اصلاح پر کافی زور دیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت و معجزات میں معجزہ معراج کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ معراج دلائل نبوت حسیہ کی قسم معجزاتِ سماوی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نبی سے افضل و عظیم معجزہ، معراج النبی ﷺ کی صورت میں عطا کیا۔

اردو سیرت نگاری میں آپ ﷺ کے دلائل نبوت و معجزات کی اقسام میں سے جتنا تحریری کام معراج رسول پر ہوا ہے اتنا کسی اور معجزات کی جہت پر کام نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے اس تحقیق میں معراج سے متعلق اسنادی و جمع آوری منہج پر مبنی ۲۲ کتب کا مطالعہ پیش کیا گیا۔

اس موضوع پر زیادہ تر کتب کے نام موضوع سے مطابقت رکھتے ہیں اور بعض میں کتاب کے نام میں ابہام بھی پایا گیا جیسے کائنات کا سب بڑا معجزہ از محمد اقبال عطاری، کیونکہ اس گمان قرآنِ مجید کی طرف جاتا ہے اسی طرح بعض کتب کے نام منفرد بھی پائے گئے جیسے درۃ التاج فی مسلئہ معراج از فیض محمد قادری وغیرہ۔

اس موضوع پر اکثر کتب چھوٹے رسالوں کی صورت میں ہیں جو کہ مصنفین کی تقاریروں کو ہی ترتیب دیا گیاہے۔ معراج النبی پر اردو کتب میں زیادہ تر واعظانہ اسلوب و منہج کو اختیار کیا گیاہے۔ جیسے علامہ فیض احمد اویسی نے معراج النبی پر کئی کتب تالیف کی ہیں۔ عرشیہ کتاب کے اسلوب و انداز بیان سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کتاب آپ کی تقریر کا خلاصہ ہے۔ مگر انداز و منہج تحقیقی نظر آتا ہے۔

زیرِ بحث کتب میں کچھ کتب میں تصوف کا رنگ غالب نظر آیا اور کچھ میں ضمنی مباحث پر بھی گفتگو کی گئی جیسے اولیاء کا تذکرہ اور نماز اہمیت وغیرہ۔ زیر بحث کتب میں اکثر کتب میں معراج النبی ﷺ کے جسمانی ہونے کے حق میں اور منکرینِ معراجِ جسمانی کو جواب میں دلائل پیش کئے گئے جیسے عبد الخالق مدنی کی کتاب معراج رسول اور مفتی امین کی کتاب میں اور صحیح مستند روایات کے ساتھ مصنفین نے استدلال کیا ہے۔ لیکن مصنفین نے اکثر مقامات پر آیات واحادیث کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیاہے۔

موضوع پر مصنفین کا انداز بیان علمی اور تحقیقی ہے ان کتب میں سورہ اسراء اور سورہ نجم کی آیات سے کثرت سے استدلال ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان کتب میں سب سے اہم مبحث رویت باری تعالی ہے۔ تقریباتمام مصنفین نے اس عنوان پر کچھ نہ کچھ لکھاہے، جیسے سید سعید احمد کاظمی رویت باری تعالیٰ کے ثبوت میں احادیث و دلائل بیان کرتے ہیں پھر نفی رویت کے متعلق احادیث و دلائل بیان کر کے اس پہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں لہٰذا نفی رویت کا قول مرجوح قرار پائے گا۔

بعض کتب میں اس موضوع پر روایات کی تخریج کا بھی کام ہوا ہے جیسے کتاب فیضانِ معراج میں۔

کچھ کتب میں مصنفین نے سائنسیت کا انداز بھی اپنایاہے اور عقلیت اور سائنسی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں موضوع کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

بعض کتب قصہ گوئی کے انداز میں تحریر کی گئی ہیں تو بعض میں شبِ معراج میں ادا کرنے والی عبادات، نوافل اور وضائف بتائے گئے ہیں جیسے شبِ معراج فضائل و عبادات۔

اکثر کتب میں متعدد مقامات پر ادبی جھلک نظر آتی ہے اور مصنفین نے آپ ﷺ سے محبت کے اظہار میں اشعار کا بھی استعمال کیا جو عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں پر مشتمل ہیں۔

حوالہ جات و حواشی:

---

[1]- الانعام :75

Al-Anaam:75

[2]- بنی اسرائیل :1

Bani Israel: 1

[3]- النساء:164

Al-Nisa :164

[4]- الاعراف :143

Al-Ara'af:143

[5]- النجم :8تا10

Al-Najam :8-10

[6]- النجم :17

Al-Najam:17

[7]- قادری، محمد خان، معراج حبیب خدا، لاہور: کاروان اسلام پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء، ص ۲۳

Qadri, Muhammad Khan, Miraj Habib Khuda, Lahore: Karwan-e-Islam Publication's, 2009.

[8]- رضوی محمد فیض، عرشیہ، کراچی: المختار پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء، ص ۳

Rizvi Muhammad Faiz, Arshia, Karachi: Al-Mukhtar Publications, 1999.

[9]- رضوی، عرشیہ، ص ٦٦

Ibid, P:66.

[10]- رضوی، عرشیہ، ص ۵۵

Ibid, P:55

[11]۔ قادری، محمد عظیم، واقعہ معراج حضور سرور کائنات، لاہور: پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۰ء، ص ۱۴۸

Qadri, Muhammad Azeem, Waqiya Miraj Huzoor Sarwar-e-Kainat, Lahore: Printing press, 2000.

[12]۔ قادری، واقعہ معراج، ص ۱۵۰

Ibid, P:150.

[13]۔ ایضا، ص ۱۱۹

Ibid, P:119.

[14]۔ ایضاً، ص ۳۶

Ibid, P:36.

[15]۔ یونس: ۶۲

Younas: 62.

[16]۔ مدنی، عبدالخالق، معراج رسول، داعیہ، دفت تعاون برائے دعوت وارشاد نوعیۃ الجالیات، ۲۰۰۵ء، ص ۱۰

Madani, Abdul Khaliq, Miraj-e-Rasool,da'iya, dift taoun baraye da'wa wa Irsha'ad noia-tul-jaliyat,2005.

[17]۔ البقرہ: ۲۳

Al-Bakara:23.

[18]۔ مدنی، معراج رسول، ص ۱۰

Madani, Abdul Khaliq, Miraj-e-Rasool, P:10.

[19]۔ ایضا، ص ۱۰

Ibid.

[20]۔ ایضا، ص ۱۵

Ibid, P:15.

[21]۔ کاظمی، سید احمد سعید، معراج النبی، دہلی: محل پبلی کیشنز، ۱۹۸۷ء، ص ۶

Kazmi, Syed Ahmad Saeed, Miraj-un-Nabi, Dehli, Mahal Publications, 1987.

[22]۔ الانعام: ۱۰۳

Al-ana'am: 103

[23]۔ کاظمی، معراج النبی، ص ۱۲

Kazmi, Miraj-un-Nabi, P:12.

[24]۔ ایضا، ص ۸

Ibid, P8.

[25]۔ ایضا، ص ۴۶

Ibid, P:46.

ـ[26] کاظمی، معراج النبی، ص۴۸

Kazmi, Mairaj-un-Nabi, P:12.

ـ[27] ایضا، ص۷۶

Ibid, P:76.

ـ[28] ایضا، ص۹۷۔۹۸

Ibid, P: 97,98.

ـ[29] قادری، فیض محمد، درۃ التاج فی مسئلۃ المعراج، لاہور: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء، ص۸

Qadri, Faiz Muhammad, Durra Tul Taaj Fi Masala Tul Mairaj, Lahore: Noria Rizvia Publications, 1997.

ـ[30] ایضا، ص۸

Ibid, P:8.

ـ[31] الماعون: ۴۔۵

Al-Ma'oon:4,5.

ـ[32] قادری، درۃ التاج فی مسئلہ المعراج، ص۲۸

Qadri, Faiz Muhammad, Durra Tul Taaj Fi Masala Tul Mairaj, P:28.

ـ[33] طبری محمد بن جریر، جامع البیان، بیروت: درالمعرفہ، س ن، ۱۲/۸

Tibari Muhammad Bin Jareer, Jame-ul-Bayan, Bairut: Dar Al-marifa.

ـ[34] مالکی، قاضی ریاض، الشفاء، بیروت: دارالکتب العربی، ۱۹۷۷ء، ۲۵/۲

Malki, Qazi Ayaz, Ashshifa, Bairut: Dar Al-kutub Al-Arbi, 1977.

ـ[35] قادری، درۃ التاج فی مسئلۃ المعراج، ۳۲

Qadri, Faiz Muhammad, Durra Tul Taaj Fi Masala Tul Mairaj, P:32.

ـ[36] قادری، ضیاء الدین، شب معراج فضائل وعبارات، حیدر آباد: اسلامک ریسرچ سنٹر، ۲۰۱۱ء، ص۶

Qadri, Zia Uddin, Shab-e-Mairaj Fazail wa Ibara'at, Haidar Abad: Islamic Research Center, 2011.

ـ[37] المزمل: ۶

Al-Muzammil:6.

ـ[38] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، بیروت: دارالکتب العلمیہ، رقم ۲۳۹۸

Qashiri, Muslim bin Hajaj, Sahih Muslim, Bairut: Dar Al-Kutub Al-Ilmia, Raqam: 2398.

ـ[39] البقرۃ: ۱۰۵

Al-Bakara:105.

40۔ قشیری، صحیح مسلم، ۱/۹۱، رقم ۱۲۰

Qashiri, Muslim bin Hajaj, Sahih Muslim,1/91, Raqam:120.

41۔ مالکی، قاضی عیاض، الشفاء، بیروت: دار الکتب العربی، ۱۹۷۷ء، ۱/۲۳۵

Malki, Qazi Ayaz, Ashshifa, Bairut: Dar Al-kutub Al-Arbi, 1977.

42 عطاری، محمد اقبال کائنات کا سب سے بڑا معجزہ، لاہور: اکبر بک سیلر، ۲۰۱۲ء، ص ۷۱

Attari, Muhammad Iqbal, Kainat ka sab say Bara Mujza, Lahore: Akbar Book sailar,2012.

43۔ ایضا، ص ۷۱

Ibid, P:71.

44۔ رضوی، سید محمود احمد، معراج النبی، لاہور: تبلیغ مرکزی دار الاحناف، ۲۰۱۲ء، ص ۸

Rizvi, Syed Mehmood Ahmad, Mairaj-un-Nabi, Lahore: Tabligh markazi Dar-ul-Ahna’af, 2012.

45 بنی اسرائیل:1

Bani Irael: 1.

46۔ رضوی، معراج النبی، ص ۴۹

Rizvi, Syed Mehmood Ahmad, Mairaj-un-Nabi, P:49.

47۔ ایضا، ص ۷

Ibid, P:7.

48۔ رضوی، معراج النبی، ص ۴۹

Rizvi, Syed Mehmood Ahmad, Mairaj-un-Nabi, P: 49.

49۔ الجن:۱۹

Al-Jin, P:19.

50۔ قادری، نعیم اللہ، تحفہ معراج النبی، گوجرانوالہ: اویسی بک سٹال، ۲۰۱۲ء، ص ۳۰۶

Qadri, Naeem-ul-llah, Tuhfa Mairaj un Nabi, Gujranwala : awesi Book Stall, 2012.

51۔ قادری، تحفہ معراج النبی، ص ۳۷۸

Qadri, Naeem-ul-llah, Tuhfa Mairaj un Nabi, P:378.

52۔ قادری، تحفہ معراج النبی، ص ۵۶۶

Qadri, Naeem-ul-llah, Tuhfa Mairaj un Nabi, P: 566.

53۔ بنی اسرائیل:۱

Bani Israel:1.

54۔ بخاری، صحیح بخاری، رقم ۱۴۰۳

Bukhari, Sahih Bukhari, Raqam:1403.

55۔ قادری، مولانا الیاس، سفر معراج اور علم غیب مصطفیٰ، کراچی: مجلس مدینۃ العلمیہ مکتبہ فیضان مدینہ، ص ۶

Qadri, Maulana Ilyas, Safar Mairaj awr Ilm-e-gaib Mustafa, Karachi: Majlis Madina-tul-Ilmia Maktaba Faizan-e-madina,P:6.

56۔ ایضا، ص ۶

Ibid, P:6.

57۔ بلند شہری، عاشق الٰہی، معراج کی باتیں، کراچی: مکتبہ البشریٰ، ۲۰۱۴ء، ص ۲۱

Buland Shehri, Aashiq Ilahi, Mairaj ki Bateen, Karachi: Maktaba Al-Bushra, 2014.

58۔ الانشقاق:۱

Al-Inshiqa'aq:1.

59۔ بلند شہری، معراج کی باتیں، ص ۵

Buland Shehri, Aashiq Ilahi, Mairaj ki Bateen, P:5

60۔ بلند شہری، معراج کی باتیں، ص ۱۵

Buland Shehri, Aashiq Ilahi, Mairaj ki Bateen, P:15.

61۔ یٰسین:۸۲

Ya'seen:82.

62۔ مفتی محمد امین، معراج مصطفی، فیصل آباد: تحریک تبلیغ الاسلام، ص ۲۰

Mufti Muhammad Ameen, Mairaj Mustafa, Faisal Aabad: Tehreek-e-Tableegh Al-Islam, P:20.

63۔ مفتی امین، معراج مصطفیٰ، ص ۱۷۔۱۹

Mufti Muhammad Ameen, Mairaj Mustafa, P:17,19.

64۔ گھر جاکھی، خالد، معراج النبی، گوجرانوالہ: ادارہ احیاء السنہ، ص ۱۵

Ghar Jakhi, Khalid, Miraj-ul-Nabi, Gujranwala: Idara Ahya Al-Suna, P:15.

65۔ ایضا، ص ۱۵

Ibid, P:15.

66۔ النجم:۱۷

Al-Najam: 17.

67۔ بخاری، صحیح بخاری، ۱/ ۵۴۵، رقم ۲۴۳۳

Bukhari, Sahi Bukhari,1/545, Raqam:2433.

68۔ خالد، معراج النبی، ص ۱۶

Khalid, Mairaj-un-Nabi, P:16.

69۔ الروم:۴۱

Al-Room:41.

70۔ دوست محمد، شاہد، معراج کا شہرہ آفاق، لاہور: ایم طاہر سنز، ص ۲

Dost Muhammad, Shahid, Mairaj ka Shehra-e-Afa'aq, Lahore: M Tahir i

71۔ ایضا، ص ۲۸

Ibid, P:28.

72۔ مجددی، ریاست علی، معراج خیر الوریٰ بزبان غوث الوریٰ، گوجرانوالہ: اویسی بک سٹال، ص ۵

Mujadadi, Riyasat Ali, Mairaj Khasir Al-wara'a Buzban Ghos Al-wira'a, Gujranwala: Owaisi Book Stall.

73۔ النجم:۳

Al-Najam:3.

74۔ مجددی، معراج خیر الوریٰ، ص ۱۱

Mujadadi, Mairaj Khasir Al-wara'a, P: 11.

75۔ ایضا، ص ۳۰

Ibid, P:30.

76۔ ایضا، ص ۱۱

Ibid, P:11.

77۔ الانعام:۹۶

Al-Anaam:96.

78۔ نوری، نسیم احمد، معراج سیر گاہ مصطفیٰ، سیالکوٹ: انجمن ضیائے طیبہ، ص ۱۶

Noori, Naseem Ahmad, Mairaj sairga'ah Mustafa, Sialkot: Anjuman Zia-e-taiyba, P:16.

79۔ ایضا، ص ۱۶

Ibid, P:16.

80۔ جانباز، محمد علی، معراج مصطفیٰ، لاہور: مکتبہ قدسیہ، ص ۴

Janbaz, Muhammad Ali, Mairaj-e-Mustafa, Lahore: maktaba Qudsia, P:4.

81۔ جانباز، معراج مصطفیٰ، ص ۴۶

Ibid, P:46.

82۔ ایضا، ص ۵۳

Ibid, P:53.

83۔ ایضا، ص ۵۳

Ibid, P:53.

84 ۔ عتیقی، گل احمد، عجائبات معراج، دہلی: فاروقیہ بک ڈپو، ص ۴

Ateeqi, Gul Ahmad, Ajaiba'at-e-Mairaj, Dehli: Farooqia Book Depo, P:4.

85 ۔ ایضا، ص ۱۲

Ibid, P:12.

86 ۔ ایضا، ص ۹

Ibid, P:9.

87 ۔ اویسی، فیض احمد، معراج المصطفیٰ، بہاولپور: مکتبہ اویسیہ رضویہ، ص ۱۴

Owaisi, Faiz Ahmad, Mairaj Al-Mustafa, Bahawalpur: Maktaba Owasia Rizvia, P:14.

88 ۔ ایضا، ص ۱۴

Ibid, P:14.

89 ۔ مجلس مدینۃ العلمیہ، معراج کے واقعات، کراچی: مکتبہ المدینہ، ص ۲

Majlis Madina-tul-Ilmia, Mairaj ky Waqi'at, Karachi: Maktaba tul Madina, P:2.